غزل

پروفیسر خالد شبیر احمد

پھر سے جنون و عشق کے اطوار ڈھونڈیے
سر پھوڑنے کو یا کوئی دیوار ڈھونڈیے

جلتے بدن پہ ڈالیے مہر و وفا کی بوند
دکھتے دلوں کے واسطے ایثار ڈھونڈیے

عنقا ہوا ہے شہر سے اب پاس وضعِ زیست
صحرا میں ڈھونڈیے سرِ کہسار ڈھونڈیے

ذہنوں پہ اپنے چڑھ گیا گمراہیوں کا خول
راہِ وفا کو وصف گہر بار ڈھونڈیے

لاؤ کہیں سے ڈھونڈ کے اخلاص کی کرن
دل جس سے جگمگائے وہ انوار ڈھونڈیے

ہوں گی جنوں کی بارشیں پھر سے وجود پر
ایثار وجذب وشوق کو ہر بار ڈھونڈیے

غیرت کو سب کی پھر ملے پھولوں کی تازگی
تاریخ کی کتاب سے کردار ڈھونڈیے

رحمت کا پھر نزول ہو انبوہ خلق پر
گم جو ہوا وہ اعتبار اے یار ڈھونڈیے

جس سے عدو لرزتا تھا خالدؔ بہ اہتمام
احرار کا وہ لہجۂ گفتار ڈھونڈیے